REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61 /57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۸ — POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P.-6 — شمارہ ۲۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر ۲۵۰/-
بذریعہ ہوائی ڈاک
فی پرچہ ۱-۲۵

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516

۱۲ رشوال ۱۴۰۹ھ — ۱۸ ہجرت ۱۳۶۸ ہش — ۱۸ مئی ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

احباب کرام التزام کے ساتھ پیارے آقا کی صحت وسلامتی و درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم رؤیا حالات حاضرہ کے متعلق

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وضاحتی نوٹ کے ساتھ

مکرم و محترم ناظر صاحب اعلیٰ ۔ قادیان ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

حضور انور کے ارشاد پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا آپ کو بھجوائی جا رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ اپنے ملک کے جماعتی رسالوں میں اس نوٹ کے ساتھ رؤیا شائع کریں۔

"کسی نے پاکستان پر ایسی رؤیا دیکھی ہے۔ جس سے یہ گمان غالب ہوتا ہے کہ یہ رؤیا ان حالات پر صادق آتی ہے جن حالات میں میں نے پاکستان چھوڑا اور پھر خدا کے فضل سے اس سفر کو بہت برکت ملی ہے اور بعد میں جو حالات پیدا ہوئے ان کا نقشہ بھی تفصیل سے اس میں کھینچا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دعاؤں سے، محض خدا کے اعجازی نشان سے دشمن ناکام و نامراد ہوگا۔ ہماری دنیاوی کوششوں کا اس میں دخل نہیں ہوگا۔ اس پہلو سے تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان پیش خبری کے متعلق دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کا نیک انجام جلد جماعت کو دکھائے اور اس کا ہر مبارک پہلو ہم پر پوری طرح صادق آئے۔ حضور انور کا ارشاد برائے تعمیل ارسال ہے۔ کان اللہ معکم

والسلام خاکسار نصیر احمد قمر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ (۲۴/۴/۸۹)

۱۸۹۳ء

وَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّيْ أَسْرَجْتُ جَوَادِيْ لِبَعْضِ مُرَادِيْ وَمَا أَدْرِيْ أَيْنَ تَأَمُّنِيْ وَأَيُّ أَمْرٍ مَطْلَبِيْ. وَكُنْتُ أُحِسُّ فِيْ قَلْبِيْ أَنَّنِيْ لِأَمْرٍ مِّنَ الْمَشْغُوفِيْنَ. فَامْتَطَيْتُ الْجَرْدَى بِاسْتِصْحَابِ بَعْضِ السِّلَاحِ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ كَسُنَّةِ أَهْلِ الصَّلَاحِ. وَلَمْ أَكُنْ كَالْمُتَبَاطِئِيْنَ. ثُمَّ وَجَدْتُنِيْ كَأَنِّيْ عَثَرْتُ عَلٰى خَيْلٍ قَصَدُوْا مُتَسَلِّحِيْنَ دَارِيْ لِإِهْلَاكِيْ وَتَبَادَرُوْا كَأَنَّهُمْ يَجِيئُوْنَ لِإِضْرَارِيْ مُتَخَمِّطِيْنَ. وَكُنْتُ وَحِيْدًا وَمَعَ ذٰلِكَ رَأَيْتُنِيْ أَنِّيْ لَا أَتَّقِيْ مِنْهُمْ بِغَيْرِ عُدَدٍ وَجَدْتُهَا مِنَ اللّٰهِ كَعُوْذٍ. وَقَدْ أَنِفْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ وَالْمُتَخَلِّفِيْنَ الْخَائِفِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مُجِدًّا إِلٰى جِهَةٍ مِّنَ الْجِهَاتِ. مُسْتَقْرِيًا إِثْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ أَحْسَبُهٗ مِنْ أَكْبَرِ الْمُهِمَّاتِ وَأَعْظَمِ الْمَثُوْبَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ. إِذْ رَأَيْتُ أُلُوْفًا مِّنَ النَّاسِ فَارِسِيْنَ عَلَى الْأَفْرَاسِ. يَأْتُوْنَ إِلَيَّ مُتَسَارِعِيْنَ. فَفَرِحْتُ بِرُؤْيَتِهِمْ كَالْغَبَّاسِ

ترجمہ

اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے کسی مقصد کے لئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے۔ اور یہ بات میں نہیں جانتا تھا کہ کدھر اور کس مقصد کے لئے جانے کی تیاری کر رہا ہوں ہاں میں اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ میں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں۔ اور میں نے کچھ ہتھیار لگائے اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے چستی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوگیا۔ اس کے بعد میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ سواروں کا پتہ لگا ہے جو مسلح ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر چڑھائی کرکے آئے ہیں۔ اور میں تن تنہا ہوں۔ اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر دئے گئے تھے۔ کوئی خود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہیں تھا۔ اور میدانِ مقابلہ سے پیچھے ہٹ رہنا اور ڈر کر اندر بیٹھ رہنا بھی گوارا نہ ہوا۔ اس لئے میں اپنے اس اہم مقصد کے لئے جو میرے پیش نظر تھا۔ اور دین و دنیا کے حق میں بہترین نتائج پیدا کرنے والا تھا۔ اپنی پوری طاقت اور کوشش کے ساتھ تیزی سے ایک طرف چل پڑا۔ اسی اثناء میں اچانک مجھے ہزارہا شاہسوار نظر آئے۔ جو

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان

وَوَجَدْتُ فِي قَلْبِي حَوْلاً لِلْجِحَاشِ. وَكُنْتُ أَتْلُوهُمْ كَتُلُوِّ الصَّيَّادِينَ. ثُمَّ أَطْلَقْتُ الْفَرَسَ عَلَى آثَارِهِمْ لِأُدْرِيكَ مِنْ قَعْرِ أَخْبَارِهِمْ. وَكُنْتُ أَتَيَقَّنُ أَنَّنِي لَمِنَ الْمُظَفَّرِينَ. فَدَنَوْتُ مِنْهُمْ فَإِذَا هُمْ قَوْمٌ دُرُوسُ الْبِزَّةِ كَرِيهَةُ الْهَيْئَةِ مِيسَمُهُمْ كَمِيسَمِ الْمُشْرِكِينَ. وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْفَاسِقِينَ. وَرَأَيْتُهُمْ مُطْلِقِينَ أَفْرَاسَهُمْ كَالْمُغِيرِينَ. وَكُنْتُ أُتَيِّدُ لَحْظِي بِأَشْبَاحِهِمْ كَالْمُتَرَائِينَ. وَكُنْتُ أُسَارِعُ إِلَيْهِمْ كَالْكُمَاةِ. وَكَانَ فَرَسِي كَأَنَّهُ يُزْجِيهِ قَائِدُ الْغَيْبِ. كَإِزْجَاءِ الْحَمُولَاتِ بِالْحُدَاةِ. وَكُنْتُ عَلَى طَلَاوَةِ أَقْدَامِهِ كَالْمُسْتَطْرِفِينَ. فَمَا لَبِثُوا أَنْ رَجَعُوا مُتَدَهْدِهاً إِلَى خَمِيلَتِي. لِيُزَاحِمُوا حَوْلِي وَحِيلَتِي وَلِيُتْلِفُوا ثِمَارِي وَيُزْعِجُوا أَشْجَارِي. وَلِيَشُنُّوا عَلَيْهَا الْغَارَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ. فَأَوْحَشَنِي دُخُولُهُمْ فِي بُسْتَانِي وَأُدْهِشْتُ بِإِغْرَاقِهِمْ وَوُلُوجِهِمْ فِيهَا فَضَجِرْتُ ضَجَراً شَدِيداً وَقَلِقَ جَنَانِي وَشَهِدَ تَوَسُّمِي أَنَّهُمْ يُرِيدُونَ إِبَادَةَ أَثْمَارِي وَكَسْرَ أَغْصَانِي. فَبَادَرْتُ إِلَيْهِمْ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْوَقْتَ مِنْ مَغَاشِي اللَّأْوَاءِ. وَصَارَتْ أَرْضِي مَوْطِنَ الْأَعْدَاءِ. وَأَوْجَسْتُ فِي نَفْسِي خِيفَةً كَالضَّعِيفِينَ الْمَزْؤُودِينَ. فَقَصَدْتُ الْحَدِيقَةَ. لِأُفَتِّشَ الْحَقِيقَةَ. فَلَمَّا دَخَلْتُ حَدِيقَتِي. وَاسْتَشْرَفْتُ بِتَحْدِيقِ حَدَقَتِي وَاسْتَطْلَعْتُ طِلْعَ مَقَامِهِمْ رَأَيْتُهُمْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ فِي جُوحَةِ بُسْتَانِي سَاقِطِينَ مَصْرُوعِينَ كَالْمَيِّتِينَ. فَأَفْرَخَ كَرْبِي وَأَمِنَ سِرْبِي وَبَادَرْتُ إِلَيْهِمْ جَذِلاً وَثَبًا قُدَّامَ الْفَرِحِينَ. فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ وَجَدْتُهُمْ أَصْبَحُوا فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدٍ مَيِّتِينَ ذَلِيلِينَ مَقْهُورِينَ سُلِخَتْ جُلُودُهُمْ. وَشُجَّتْ رُؤُوسُهُمْ وَذُعِطَتْ حُلُوقُهُمْ وَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَصُرِعُوا كَالْمُمَزَّقِينَ. وَاغْتِيلُوا كَالَّذِينَ سَقَطَ عَلَيْهِمْ صَاعِقَةٌ فَكَانُوا مِنَ الْمُحْرَقِينَ. فَقُمْتُ عَلَى مَصَارِعِهِمْ عِنْدَ التَّلَاقِي وَعَبَرَاتِي يَتَحَدَّرْنَ مِنْ مَآقِي وَقُلْتُ يَا رَبِّ رُوحِي فِدَاءُ سَبِيلِكَ. لَقَدْ تُبْتَ عَلَيَّ وَنَصَرْتَ عَبْدَكَ بِنُصْرَةٍ لَا يُوجَدُ مِثْلُهُ فِي الْعَالَمِينَ. رَبِّ قَتَلْتَهُمْ بِأَيْدِيكَ قَبْلَ أَنْ قَاتَلَ صِرْمَانِ. وَحَارَبَ جِتْنَانِ. وَبَارَزَ قِتْلَانِ. تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَلَيْسَ مِثْلُكَ فِي النَّاصِرِينَ. أَنْتَ أَنْقَذْتَنِي وَنَجَّيْتَنِي وَمَا كُنْتُ أَنْ أُنَجَّى مِنْ هَذِهِ الْبَلَايَا لَوْلَا رَحْمَتُكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَكُنْتُ مِنَ الشَّاكِرِينَ الْمُنِيبِينَ. فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَأَوَّلْتُ هَذِهِ الرُّؤْيَا إِلَى نُصْرَةِ اللَّهِ وَظَفَرِهِ بِغَيْرِ تَوَسُّطِ الْأَيْدِي وَالْأَسْبَابِ. لِيُتِمَّ عَلَيَّ نَعْمَاءَهُ وَيَجْعَلَنِي مِنَ الْمُنْعَمِينَ. وَالْآنَ أُبَيِّنُ

گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور نہایت تیزی کے ساتھ میری طرف آ رہے تھے۔ میں انہیں دیکھ کر ایسا خوش ہوا کہ گویا مجھے غنیمت مل گئی ہے۔ اور مجھے اپنے اندر دشمن کے مقابلہ کی طاقت محسوس ہونے لگی۔ اور میں اس طرح ان کا پیچھا کرنے لگا جیسے شکاری لوگ شکار کا پیچھا کرتے ہیں۔ پھر میں نے اس کی حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑایا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں کامیاب ہوں گا۔ پھر میں ان کے قریب ہوا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان لوگوں کے کپڑے بوسیدہ اور دریدہ ہیں۔ ان کی شکلیں مکروہ ہیں اور ان کی ہیئت مشرکوں کی سی اور لباس بدکردار لوگوں کا سا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ غارت ڈالنے کی غرض سے اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور میں پورے غور اور توجہ سے ان کی شکلوں کو دیکھ رہا ہوں۔ اور میں پہلوانوں اور بہادروں کی طرح تیزی سے ان کی طرف جا رہا ہوں۔ اور میرا گھوڑا ایسا تیزی سے جاتا تھا کہ کوئی غیب سے اسی طرح پر چلا رہا ہے جیسا کہ حدی خوان لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہیں۔ میں اس کے قدموں کی خوبصورتی اور دلکشی کی وجہ سے بھی خوشی محسوس کرتا تھا اس پر انہوں نے میری طاقت اور میری تدبیر میں مزاحم ہونے۔ میرے باغ کے پھلوں کو تلف کرنے اور درختوں کی بیخ کنی کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ان پر غارت ڈالنے کی غرض سے فوراً لوٹ کر میرے باغ کی طرف رُخ کیا۔ ان کے میرے باغ میں داخل ہونے اور گھس جانے کی وجہ سے میں گھبرایا۔ اور مجھے سخت تشویش اور بے چینی پیدا ہوئی۔ اور میری فراست نے بتایا کہ وہ لوگ میرے باغ کے پھلوں کو تباہ کرنا اور شاخوں کو توڑ دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں دوڑ کر ان کی طرف بڑھا۔ اور میں نے سمجھا کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اور میری زمین کو دشمن نے اپنا وطن بنا لیا ہے اور میں کمزور اور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگا۔ سو اس بنا پر میں حقیقت حال معلوم کرنے کی غرض سے اپنے باغ کی طرف چل پڑا۔ اور جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا۔ اور غور سے اس میں نگاہ ڈالی۔ اور اس میں ان کے مقام کی جگہ دریافت کرنے لگا۔ تو میں نے دُور ہی سے دیکھا۔ کہ وہ میرے باغ کے درمیانی صحن میں گرے پڑے اور مُردوں کی طرح بکھرے پڑے ہیں۔ اس پر میری گھبراہٹ جاتی رہی۔ اور مجھے اطمینان خاطر حاصل ہو گیا۔ اور میں نہایت خوشی کے ساتھ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اور جب میں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا۔ کہ وہ سب کے سب یکدم ذلت کی حالت میں اور مورد غضب الٰہی بن کر اس طرح پر مر گئے جیسے ایک شخص کا مرنا واقع ہوتا ہے اور ان کے چمڑے اتارے گئے اور ان کے سروں کو کچل دیا گیا اور ان کے گلے کو کاٹ دیا گیا۔ اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پارہ پارہ کر کے پھینک دیئے گئے۔ اور یکدم ان پر ایسی تباہی آئی جیسے کسی قوم پر بجلی گر کر ایک ہی دم میں اُسے نابود کر دیتی ہے۔ اور وہ بھسم ہو گئے اس کے بعد میں ان کی ہلاکت کی جگہ پر جہاں وہ مقابلہ کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ کھڑا ہوا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اور میں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا۔ کہ اے میرے رب میری جان تیری راہ پر فدا ہو۔ تو نے مجھ ناچیز پر خاص کرم فرمایا ہے اور اپنے بندہ درگاہ کی وہ نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر اقوام میں نہیں مل سکتی۔ اے میرے رب تو نے پیشتر اس سے کہ دو فریق باہم جنگ آزما ہوتے اور دو حریف کارزار کو عمل میں لاتے اور دو مرد میدان کارزار میں کارفرما ہوتے۔

لكم تأويل الرؤيا لتزداد بصيرة المتبصرين. فأمّا شجّ الرؤوس وقطع الحلوق فتأويله كسر كبر الأعداء. وتمزيق أرديتهم وتخليتهم من المتكبرين. وأمّا تقطيع الأيدي فتأويله إزالة قوة المقاومات والمكافات وإعجازهم وصدّهم عن البطش وحيل المقاومات وانتزاع أسلحة الهيجاء منهم وجعلهم مخذولين مقيّدين وأمّا تقطيع الأرجل فتأويله إتمام الحجة عليهم وسدّ طرق المناص وتغليق أبواب الفرار وتشديد الإلزام عليهم وجعلهم كالمسجونين وهذا فعل الله الذي قادر على كل شيء يعذّب من يشاء ويرحم من يشاء ويهزم من يشاء ويفتح لمن يشاء وما كان له أحد من المعجزين"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ - ۵۸۱)

دعائیں رنگ جب لاتی ہیں ان کی عرش اعظم پر

جہاں میں رہ گئی تھی نام کی باقی مسلمانی
ثریا کے ستارہ پر گئی تھی روح ایمانی

بدلنا تھا جسے بگڑی ہوئی اُمت کی حالت کو
ہوا ہے وقت پر مبعوث وہ مامور ربانی

وہ خوش قسمت جو رکھتے ہیں نگہ پہچاننے والی
عطا ہوتی ہے ان کو دائمی تسکین روحانی

وہ ہو جاتے ہیں شامل زمرۂ منعم علیہم میں
انہیں ملتی ہے ہر دم ہر گھڑی امداد یزدانی

مسلسل بارشیں ہوتی ہیں ان پر فضل و احساں کی
وہ بن جاتے ہیں دنیا میں سراپا عکس رحمانی

زمیں پر تیز و تند جب آندھیاں چلتی ہیں باطل کی
تو وہ ہر آن کرتے ہیں صداقت کی نگہبانی

دُعائیں رنگ جب لاتی ہیں ان کی عرش اعظم پر
تباہ ہوتی ہیں اُن کے ہاتھ سے تب فوج ہامانی

وہ چلتے ہیں زمیں پر عاجزی سے انکساری سے
جھلکتا ہے مگر چہروں سے ان کے رعب سلطانی

زمانہ ابتدا سے ہے مری اس بات پر شاہد
کہ آخر منکروں کو ہی ہوئی حاصل پشیمانی

نظم اپنی بھی ان ہی مومنوں کے نام ہے زائر
ملائک آسماں پر جن کی کرتے ہیں ثنا خوانی

طالب دُعا

بشیر احمد زائر شورت (کشمیر)

بدر کی توسیع اشاعت آپکا اور جماعت کا فریضہ ہے (مینیجر)

اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل کر دیا۔ تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور تیرے جیسا کوئی مدد دینے والا نہیں ہے۔ تو نے ہی مجھے بچایا اور مجھے نجات بخشی۔ اے ارحم الراحمین اگر تو رحم نہ کرتا۔ تو ممکن نہ تھا کہ میں ان بلاؤں اور آفات سے نجات پاتا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ اور میں اُس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا۔ اور اس کی طرف میری روح جھکی ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جو تمام مخلوق کا رب ہے اور میں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ اس میں ظاہری اسباب اور انسانی کوششوں کے دخل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کی بشارت ہے اور یہ کہ وہ مجھ پر اپنے انعام کو کامل کرنا اور مجھے اپنے فضلوں میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اب میں تمہاری بصیرت افزائی کے لئے اس رؤیا کی تعبیر کھول کر بیان کرتا ہوں۔ اس میں سر کو کچلنے اور گلا کاٹنے سے مراد دشمن کے تکبر کو اور ان کے فخر و غرور کو توڑنا اور ان میں انکسار پیدا کرنا ہے۔ اور اُن کے ہاتھوں کو کاٹنے سے مراد اُن کی مقابلہ کی قوت کو مٹانا، انہیں عاجز کر دینا اور چیرہ دستی سے اور مقابلہ کرنے سے روکنا اور ان سے لڑائی کے ہتھیار چھین لینا اور انہیں بے بس اور بے چارگی کی حالت میں کر دینا ہے اور پاؤں کاٹنے کے معنے اُن پر اتمام حجت کرنا اور بھاگنے کی تمام راہیں اور فرار کے تمام دروازے بند کرنا اور انہیں پورے طور پر ملزم کرنا اور قیدیوں کی طرح کر دینا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہر ایک بات پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے شکست دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے۔ اور اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔

اعلان نکاح

مورخہ ۷ ہجرت (مئی ۱۹۸۹ء) بروز عید الفطر بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے خاکسار کی نواسی عزیزہ امۃ الہادی خیر میل بنت عزیز مکرم عبد المؤمن صاحب مالاباری کا نکاح عزیز محمد زاہد قریشی ابن مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی عید الفطر پر قادیان کی مقدس سرزمین میں یہ پہلا نکاح قرار پایا الحمد للہ۔

احباب سے اس رشتہ کے دینی دنیوی اعتبار سے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار

(عبد الحق فضلی، ایڈیٹر ہفت روزہ بدر)

موتی ہاری (صوبہ بہار) میں جلسہ صد سالہ جشن تشکر

محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ موتی ہاری نے اطلاع دی ہے کہ موتی ہاری میں مورخہ ۲۱ مئی کو ٹاؤن ہال میں صد سالہ جشن تشکر کا جلسہ منعقد ہوگا۔ اور احباب جماعت سے خواہش کی ہے کہ اس جلسہ میں شرکت فرماویں۔ تقاریر کا پروگرام ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک ہوگا اور سہ پہر کو کانفرنس ساڑھے پانچ بجے تمام ہوگی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منشورات

ضیاء کی قابلِ رحم موت کے اسباب!

ترجمہ از اخبار "کیہا ٹسٹا" مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۸ء

پٹنہ، بہار

"جماعت احمدیہ دیگھر (بہار) کے مسلمان احمدیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ
• صدر جنرل ضیاء الحق کی قابلِ رحم موت خدائی قہر اور جماعت احمدیہ کی صداقت کی نشان کے طور پر وارد ہوئی تھی۔
جنرل ضیاء نے اپریل ۸۴ء میں اینٹی احمدیہ آرڈیننس جاری کرنے کے بعد سے علماء کے ساتھ مل کر پاکستان کے ۴۰ لاکھ احمدی مسلمانوں پر اُن کے عقاید کے اظہار کے جرم میں جور و ستم ڈھانے کے باقاعدہ طریق اختیار کئے ہوئے تھے (اور اپنے ناپاک مقاصد کے حصول کی غرض سے) وہاں کے احمدیوں کی جائیداد لوٹی جا رہی تھی، ہزاروں بے قصور احمدیوں کو گرفتار کیا جا رہا تھا، سرِعام کے سامنے کھلے عام انہیں مارا اور بے عزت کیا جا رہا تھا۔ اور طرح طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے تھے اور انہیں قتل تک کیا جا رہا تھا۔
جنرل ضیاء کا یہ نمونہ پاکستان میں اُن کے علماء کے ذریعہ اس طرح اختیار کیا جاتا تھا کہ وہ احمدی مسلمانوں کے رہنماؤں کے خلاف پولیس میں اُن کے ذریعہ یہ شکایت کرتے تھے کہ احمدیہ مساجد پر کلمہ (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا دیکھ کر، احمدیوں کی قمیصوں پر کلمہ کا بیج لگا دیکھ کر، اُن کے جذبات کو چوٹ پہنچی ہے وہاں کی پولیس احمدی مسلمانوں کے خلاف (فوجداری) کیس درج کر لیتی ہے۔ اور انہیں (احمدیوں کو) گرفتار کر لیتی ہے۔ احمدیوں کو تعزیراتِ پاکستان کی بدنام ترمیمی دفعہ (۲۹۵-سی) کے تحت موت تک کی سزا دی جاتی ہے۔ (اور) احمدیوں کے خلاف یہ جرم عائد کئے جاتے ہیں کہ وہ:
• احمدیہ مساجد پر دوبارہ کلمہ طیبہ تحریر کیا۔
• مخصوص مسلمانوں کو تبلیغی اغراض کے لئے استعمال کیا۔
• قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کی
• السلام علیکم کی دعا کی۔ وغیرہ وغیرہ
اس طرح کے مقدمات ضیاء الحق کی صدارت کے دور میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف حد درجہ بڑھ گئے تھے۔
احمدیوں کے خلاف جنرل ضیاء کی نفرت اور عیاری کی وجہ سے عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام و چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مباہلہ کے چیلنج (اپنے اور جھوٹے میں خدائی فیصلہ) کا اعلان اپنے مخالفین کے خلاف مسجد فضل لندن میں اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء میں کیا۔
دوبارہ اپنے خطبہ جمعہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۸۸ء میں انہوں نے (خلیفۃ المسیح الرابع) نے مؤثر طور پر اس بات کی وضاحت کر دی کہ جنرل ضیاء اب ان کا مباہلہ کا چیلنج تحریری طور پر قبول کرتے ہیں یا نہیں، ان کا احمدیوں کے خلاف جور و ستم جاری رکھنا کافی ہے اور ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا کہ انہوں نے (ضیاء الحق نے) مباہلہ کا چیلنج قبول کر لیا ہے۔ چنانچہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام کے ناطے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ایسا کھلا آسمانی فیصلہ نازل فرمائے تاکہ دنیا گواہی دیتی رہے کہ جھوٹے کا عبرتناک خاتمہ ہوا۔
یہ (مباہلہ کا) چیلنج پورے پاکستان میں کثرت کے ساتھ شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ اگرچہ مباہلہ کے چیلنج کے متعلق سے ایڈریس جاری کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمانی فیصلہ نازل ہوا اور جنرل ضیاء الحق اپنے فوجی جرنیلوں کے ساتھ ہوائی جہاز کے حادثہ میں ایک عبرتناک طریق پر ہلاک ہو گئے اور اس طرح (جماعت احمدیہ کے) خلیفۃ المسیح الرابع کی پیشگوئی بہت واضح طور پر پوری ہو گئی۔
احمدی یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ لوگ کسی سے بھی کسی طرح کی دشمنی یا نفرت نہیں رکھتے ہیں۔ چنانچہ عالمگیر احمدی مسلمان پاکستان گورنمنٹ اور اس کے علماء سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں کے خلاف اس قدر بے سبق ستم اور نا انصافی بند کر دیں اور اپنے اپنے رویے کی اصلاح کر کے توبہ کر لیں اور توبہ کرتے ہوئے صداقت کو قبول کریں۔
یہ (خبر) احمدیہ جماعت کے ایک ممبر مکرم ایم اے باقی (انچارج) دیوگھر کے ذریعہ جاری کردہ پریس نوٹ پر منحصر ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ پاکستان میں ایک ہندو السلام علیکم کی دعا دے سکتا ہے لیکن ایک احمدی نہیں۔"

آل اڑیسہ اجتماع خدام الاحمدیہ کٹک

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا سالانہ اجتماع ۱۲، ۱۳، ۱۴ر مئی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کٹک میں منعقد ہو رہا ہے تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے بالخصوص مجالس ہائے صوبہ اڑیسہ سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں شامل ہوں، چونکہ یہ اجتماع جوبلی سال کا اجتماع ہے اس لئے اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس موقعہ پر علماء کرام کی پر مغز تقاریر کے علاوہ مختلف علمی و ورزشی مقابلے بھی کرائے جائیں گے۔
احبابِ جماعت و خدام الاحمدیہ سے اس روحانی اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

افسوس! مکرمہ بیگم بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش قادیان مورخہ ۲۳ مارچ کو صبح ۵ بجے اچانک وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کی شادی تقسیم ملک سے چند ماہ پہلے ہو چکی تھی ملکی حالات کے پیشِ نظر پاکستان چلی گئیں اور چھ سال بعد واپس قادیان آ گئیں اور مولوی صاحب کے ساتھ میدانِ تبلیغ میں بھی خدمت بجا لاتی رہیں۔ دس سال قبل فالج کا حملہ ہوا جس سے ایک پہلو بے حس و حرکت ہو گیا۔ بیماری کا سارا عرصہ صبر و تحمل سے گذارا مورخہ ۲۳ر مارچ کو اچانک دل کا حملہ ہوا اور کوئی بھی دوائی کارگر ثابت نہ ہوئی اور آپ کی روح مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔ اسی روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔
مرحومہ نیک سیرت پابندِ صوم و صلوٰۃ اور صدقہ و خیرات کرنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے غمزدہ شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

نئی صدی کے پہلے سال کا یہ میرا پہلا سفر ہے جو آئرلینڈ یعنی جنوبی آئرلینڈ کے لئے اختیار کیا گیا

آئرلینڈ میں ایک اور خصوصیت پائی جاتی ہے کہ رومن کیتھولک ہونے کے باوجود اسلام سے نفرت نہیں

یہ سال جس کا آغاز ۲۳ مارچ کو ہوا ہے یعنی ہماری احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا سال یہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۱ امان (مارچ) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام احمدیہ مشن گالوے (ریپبلک آف آئرلینڈ)

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر پی۔ ایس لندن کا قلمبند کردہ نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔
آج کا جمعہ میں اور میرے سفر کے ساتھی

جماعت آئرلینڈ

کے ساتھ ایک قصبے گالوے (GALWAY) میں ادا کر رہے ہیں۔

نئی صدی کے پہلے سال کا یہ میرا پہلا سفر ہے جو

آئرلینڈ یعنی جنوبی آئرلینڈ کے لئے اختیار کیا گیا۔

اس سفر کی تقریب خصوصیت کے ساتھ اس لئے پیدا ہوئی کہ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کا پہلا مشن ہاؤس ایک بنی بنائی عمارت کی صورت میں خریدا گیا۔ جماعت کی خواہش تھی کہ اس مشن ہاؤس کا افتتاح میں خود باقاعدہ طور پر کرواؤں۔ اور حسن اتفاق سے جن دنوں میں یہ صورت ممکن تھی یہ جماعت کی دوسری صدی کے ابتدائی ایام تھے اور

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اس صدی کا دوسرا خطبہ ہے

جو میں اس نئی جماعت میں دے رہا ہوں۔
اس ملک کے حالات کے متعلق مختصراً میں دنیا بھر کی جماعتوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک کیتھولک ملک ہے جس کی بھاری اکثریت رومن کیتھولیسزم (ROMAN CATHOLICISM) سے تعلق رکھتی ہے اور اس پہلو سے یہ عیسائیت میں بہت زیادہ سنجیدہ ہیں اگرچہ دنیا میں ہر جگہ کیتھولیسزم (CATHOLICISM) میں مذہب کے ساتھ وہ گہری عقیدت اور دلچسپی باقی نہیں رہی لیکن دنیا کے وہ بعض علاقے جہاں مذہب کے ساتھ بہت گہری عقیدت اور وابستگی ہے اور انسانی معاملات میں مذہب کو ایک فوقیت حاصل ہے آئرلینڈ انہی علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ آئرلینڈ میں رومن کیتھولیسزم اس سے زیادہ عقیدہ اور عمل کی صورت میں ملتا ہے جتنا ویٹیکن کے اردگرد کے علاقے میں صورتحال دکھائی دیتی ہے۔ اس پہلو سے یہ ملک غیر معمولی طور پر مذہبی رجحان رکھتا ہے۔
عموماً دنیا میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ کیتھولک لوگ اسلام سے زیادہ متنفر ہیں اور عیسائیت میں بہت زیادہ پختہ ہونے کی وجہ سے ان میں اسلام کے نفوذ کے کم امکانات ہیں۔

یہ خیال میری رائے میں درست نہیں۔

کیونکہ مثلاً ہالینڈ میں جتنے بھی احمدی ہالینڈ کے ہوئے ہیں وہ سارے کے سارے پہلے کیتھولکس تھے۔ اسی طرح دنیا کے بعض دوسرے ممالک سے جو بیعتوں کی اطلاعیں ملتی ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کیتھولکس میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کرنے کے رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر وہ کیتھولک علاقے جہاں مذہب کو اہمیت دی جاتی ہے ان میں چونکہ ابھی تک مذہب کے معاملات میں سنجیدگی موجود ہے۔ اس لئے وہ غور کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ باقی دنیا خصوصاً مغربی دنیا مذہب سے اتنا دور جا چکی ہے کہ ان کو مذہب میں بحیثیت مذہب کوئی دلچسپی نہیں اور اگر آپ کو دلچسپی ہی کوئی نہیں ہو گی اور غور ہی نہیں کریں گے تو مذہب تبدیل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ایسے لوگ در اصل کوئی بھی مذہب نہیں رکھتے۔ ان کو اگر

دلچسپی ہے تو مادہ پرستی میں

اس دنیا کی لذتوں اور اس دنیا کی نعمتوں میں ہے اور دنیا کی ترقیات میں ہے۔ اس لئے آپ ان میں سے خواہ بہت سے اچھے اخلاق والے لوگ بھی پائیں ان کے اخلاق ان کی ذات اور معاشرے تک محدود رہتے ہیں اور ان کے اخلاق کے نتیجے میں ان کے اندر مذہبی نفوذ پانے کی کوئی راہ آپ کو نہیں ملتی۔ پس اس پہلو سے وہ علاقے جو مذہبی تعصب رکھتے ہیں یعنی صرف مذہب میں سنجیدہ ہی نہیں بلکہ مذہبی تعصب بھی رکھتے ہیں وہ بھی اسلام کے نقطۂ نگاہ سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ وہ کچھ نہ کچھ تو سوچ بچار ضرور کریں گے غور اور تدبر تو ضرور کریں گے۔

اس علاقے میں یعنی آئرلینڈ میں ایک اور خصوصیت یہ پائی جاتی ہے کہ رومن کیتھولک ہونے کے باوجود

اسلام سے نفرت نہیں ہے

اور بالعموم اِس قوم کے اخلاق بہت اچھے ہیں۔ اِس پہلو سے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جماعت کو یہاں نفوذ اختیار کرنے میں دقتیں پیش آئیں گی اور سخت منافرت کا سامنا ہوگا۔ یہ خیال بالکل غلط نکلا ہے۔

جس علاقے میں اِس وقت ہم یہ مشن بنائے ہوئے ہیں۔ یعنی بنا رہے ہیں آج کل اور مضبوط کرنے کے لئے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اِس علاقے کے لوگ بہت ہی خلیق اور انسانی اقدار سے مزیّن ہیں۔ با اخلاق لوگ ہیں اور ہمسایہ، ہمسائے کا خیال رکھتا ہے۔ عام دُنیا کی انسانی قدریں یورپ میں، اِس علاقے میں باقی ملکوں کے مقابل پر زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔ اِسی طرح جو تجربہ مجھے صحافیوں کے ساتھ گفتگو کرنے کا ہوا ہے۔ مَیں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہاں کے صحافی بھی منکسر ہیں اپنے دل کے لحاظ سے اور جو باتیں اُن کو پسند آتی ہیں، اُن کو کھول کر دوسروں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور اِس بات میں عار محسوس نہیں کرتے کہ اُن کے عقیدے کے خلاف اگر کوئی شخص کوئی ٹھوس دلیل پیش کرے تو اُسے تسلیم کریں اور اُسے دُنیا کی نظر میں بھی لے کے آئیں۔
چنانچہ جو

پہلا تعارفی مضمون میرے آنے پر

یہاں ایک اخبار میں شائع ہوا ہے، اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی کھلے دل کے ساتھ اور وسیع نظر کے ساتھ اِس لکھنے والے نے جماعت احمدیہ کا مطالعہ کیا اور قطعاً کسی قسم کی کنجوسی سے کام نہیں لیا۔ مضمون میں نہایت فراخدلی کے ساتھ جماعت کی اچھی باتیں بیان کی گئیں اور خیر مقدم کیا گیا اور یہ وعدہ کیا گیا کہ اِس سلسلے میں آئندہ بھی میں اور مضامین شائع کروں گا۔ اِس لکھنے والے سے بھی کل ملاقات ہو چکی ہے اِس سے پہلے یہاں ڈبلن (DUBLIN) میں دو مقتدر اخباروں کے صحافی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان سے گفتگو کے دوران بھی مَیں نے یہ اندازہ کیا کہ یہاں کے لوگ اچھے اور صاف دل ہیں اور مذہب میں دراصل جو چیز زیادہ کام آتی ہے، وہ دل کی نیکی ہے اور سعادت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

مجھے تو یہاں بہت ہی جوہر قابل دکھائی دیا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس علاقے کے لوگوں کی فطرت نیک ہے اور اِس لحاظ سے مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہ چھوٹی سی جماعت جسے آج ہم یہاں دیکھتے ہیں، بڑھنے اور نشوونما پانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یعنی بیرونی لحاظ سے یہ صلاحیت موجود ہے۔

وہ سرزمین جہاں ہم اِسلام اور احمدیت کا بیج بونا چاہتے ہیں، وہ زمین باصلاحیت ہے۔ اب بیج باصلاحیت ہے یا نہیں؟ یہ دوسرا پہلو ہے۔ اور اِس پہلو کی طرف مَیں اِس جماعت کو خصوصیت کے ساتھ متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میں نوجوان بھی ہیں۔ بڑی عمر کے بھی ہیں۔ عورتیں اور بچے بھی ہیں۔ ایک لمبے عرصے تک آپ لوگوں نے اِس ملک میں اِس طرح زندگی گزاری کہ ایک باقاعدہ نظامِ جماعت قائم نہیں تھا اور نظامِ جماعت کے وسیلے سے آپ تک جماعتی پیغامات نہیں پہنچتے رہے اور اولاد کی تربیت کے سلسلے میں بھی نظامِ جماعت نے کوئی حصّہ نہیں لیا۔ بلکہ آپ کی مائیں اگر وہ دینی علم رکھتی تھیں، انہوں نے حتی المقدور کوشش کی کہ اپنے بچوں کو دین کی راہ پر قائم رکھیں اور دینی علوم سے آراستہ کریں لیکن یہ انفرادی کوششیں تھیں اور بالعموم یہاں کے نوجوان ایسے ماحول میں پرورش پاتے رہتے ہیں جہاں وہ اعلیٰ اسلامی اقدار سے واقف نہیں ہیں اور بچے بھی جن سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں وہاں چونکہ مسلمان بہت کم ہیں، اِس لئے ماں باپ کو یہ اندازہ نہیں ہو سکتا کہ کن باتوں کا وہ اثر قبول کر چکے ہیں۔ یہ وہ خطرات ہیں جن کے پیشِ نظر ساری جماعت کو انتظامی لحاظ سے بہت سی ایسی کوششیں کرنی ہوں گی کہ ہماری آئندہ نسلیں نہ صرف سنبھلیں بلکہ

دین کے ساتھ اُن کی ذاتی محبت پیدا ہو

ایک ذاتی لگاؤ پیدا ہو اور نہ صرف یہ کہ وہ اپنا دفاع کر سکیں بلکہ اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کا ایک ولولہ اُن کے دل میں پیدا ہو جائے۔ اندرونی طور پر ہی مضبوطی پیدا نہ ہو بلکہ بیرونی لحاظ سے بھی اُن کے اندر مضبوطی اور پیش قدمی کی صلاحیتیں پیدا ہو جائیں۔ یہ اگر کرنے میں ہم کامیاب ہو جائیں تو جیسا کہ مَیں نے تمہیدی بیان میں بتایا ہے، یہاں کی سرزمین میرے نزدیک صالح سرزمین ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ جو اچھا بیج اِس زمین میں بویا جائے، وہ نشوونما پائے۔

آئرلینڈ میں میرے علم میں ابھی تک کوئی مرد تو ایسا نہیں، جس نے اِسلام قبول کیا ہو لیکن بعض خواتین ایسی ہیں جنہوں نے اِسلام قبول کیا اور اگرچہ آغاز میں اِس کا ذریعہ اُن کی شادیاں بنیں لیکن محض اِس لئے وہ مسلمان نہیں ہوئیں کہ کسی احمدی مسلمان سے اُن کی شادی ہوئی تھی۔ بلکہ پورے غور اور تدبّر کے بعد لمبے عرصے تک اِسلام کی چھان بین کے بعد پھر اُنہوں نے یہ قدم اٹھائے۔ ایسی دو خواتین کو مَیں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔

ایک ماریشس میں ہیں اور ایک انگلستان میں

تھیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ رہتی ہیں یا کہیں اور چلی گئی ہیں لیکن خدا کے فضل سے دونوں کا دینی معیار نہایت بلند اور ایسا بلند تھا کہ مَیں اُس سے غیر معمولی طور پر متأثر ہوا۔ اپنے بچوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی وہ نہایت اچھی مائیں بنی ہوئی تھیں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ ہمیشہ اچھی مائیں بنی رہیں گی۔ اُن کی اولاد میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بچپن کے ساتھ غیر معمولی اخلاص کے آثار نظر آتے تھے اور ایک خاتون جو ماریشس میں رہتی ہیں، اُن کا ایک بچہ تو واقفِ زندگی ہے اور اِس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے بیلجیئم کا مبلغ ہے اور بہت ہی غیر معمولی صلاحیتیں رکھنے والا نوجوان ہے۔ نہایت مخلص، فدائی، دین کا عاشق، تقویٰ کے لحاظ سے ایک یکتا اور خالص مسلمان ——— اِس لئے مَیں جو یہاں کے جوہرِ قابل کے متعلق اندازے لگا رہا ہوں تو وہ اندازے محض نظری نہیں ہیں۔ بلکہ ان نظری اندازوں کو تجربے نے تقویت بخشی ہے۔ پس اگر یہاں کی بعض خواتین اسلام قبول کرنے کے بعد جلد جلد تیزی کے ساتھ اسلامی اقدار میں ترقی کر سکتی ہیں تو یہاں کے مردوں میں بھی یقیناً یہ جوہر موجود ہوگا صرف رابطے کی ضرورت ہے اور اب میرے آنے کے نتیجے میں اخبارات میں احمدیت کے جو ذکر چلیں گے اور چل چکے ہیں، اُن سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم بعض دفعہ بعض کامیابیوں سے خوش ہو کر اُن کامیابیوں کے مزے لینے لگ جاتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ کامیابیاں وقتی مزوں کی خاطر نہیں بلکہ اِس خاطر خدا تعالےٰ عطا فرماتا ہے کہ

اُن کے سائے میں ہم آگے بڑھیں۔

اور ان سے استفادہ کر کے مستقل طور پر اُن علاقوں میں

نیک اثرات قائم کریں۔ اب اگر میں یہاں دو تین دن گزار کر واپس چلا جاؤں گا جیسا کہ ارادہ ہے تو یہ نہ ہو کہ میرے جانے کے بعد آپ کی چھوٹی سی جماعت اسی لطف میں گم ہو کر رہے اور مگن رہے کہ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے اتنا بڑا فضل فرمایا۔ اتنے تذکرے ہوئے۔ ایسے ایسے اچھے مضامین اخبار میں آئے۔ ایسے ایسے اچھے لوگوں سے ہمارے رابطے بڑھے اور یہ سمجھیں کہ بس یہی فضل پہنچانا تک تھا حالانکہ یہ فضل اس نوعیت کا فضل ہے جس کے نتیجے میں آپ کو آگے بڑھنے کی قوت عطا ہوئی ہے۔ اس کے نتیجے میں بہت سے لوگ آپ کی بات سننے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے میرے جانے کے بعد ان سے رابطہ نہ رکھا اور ان کی طلب کی جو پیاس بھڑکی ہے اسے آسمانی پانی مہیا کر کے سیراب کرنے کی کوشش نہ کی تو یہ پیاس بھی زیادہ دیر باقی نہیں رہے گی۔ ان کی توجہات زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی طرف منتقل ہو جائیں گی۔ پیاس کی نوعیتیں بھی بدل جائیں گی اور چند دن کے تذکرے کہانیاں بن کر آپ کی تاریخ میں باقی رہ جائیں گے اور کوئی ٹھوس فائدہ جماعت کو نہیں پہنچے گا۔

اس لئے یہ وقت ہے کہ یہاں کی جماعت فوری طور پر تیاری کرے اور وسیع پیمانے پر ان لوگوں سے رابطے قائم کرنے کی سکیمیں بنائی جائیں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے

کہ ساری دنیا میں ہم غیر اسلامی دنیا سے رابطہ پیدا کرنے کی جو سکیمیں بنا چکے ہیں، جو ارادے باندھ چکے ہیں، جو تیاریاں مکمل کر چکے ہیں، ان سے یہاں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

انگلستان میں وسیع پیمانے پر ایسا لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ جس کو تمام انگلستان کے مختلف حصوں میں نئے نئے لوگوں تک پہنچایا جائے گا تاکہ احمدیت میں اور اسلام میں دلچسپی کی نئی راہیں کھلیں۔ اس لٹریچر سے بہت حد تک یہاں بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ آئرش زبان اتنے وسیع پیمانے پر یہاں نہیں بولی جاتی، جتنا انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔ اگرچہ تلفظ میں فرق ہے لیکن بنیادی طور پر زبان وہی ہے اور تحریری زبان کے لحاظ سے قطعاً کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی طرح یہ علاقہ جہاں ہم نے مشن قائم کیا ہے، اگرچہ یہ آئرش زبان بولنے والا علاقہ کہلاتا ہے لیکن یہاں بھی ہر فرد کو، ہر چھوٹے بڑے کو انگریزی پر پورا عبور حاصل ہے۔ صرف تلفظ میں فرق ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ سمجھنے میں دقت پیدا ہوتی ہے تو ان لوگوں تک انگریزی لٹریچر کا پہنچانا یہ کوئی ایسا کام نہیں جس کے لئے آپ کو تیاری کرنی پڑے۔ یعنی لٹریچر شائع کرنے کی تیاری کرنی پڑے۔

لٹریچر کثرت سے موجود ہے خصوصیت کے ساتھ صد سالہ

جوبلی کے پروگرام کے تابع قرآن کریم کے

چیدہ چیدہ اقتباسات انگریزی ترجمے کے ساتھ کثرت کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں۔ احادیث نبویہ کے چیدہ چیدہ اقتباسات کثرت کے ساتھ جس طرح دوسری زبانوں میں شائع کئے جا رہے ہیں، انگریزی زبان میں بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اسی طرح انگریزی زبان میں بکثرت شائع کئے جا رہے ہیں۔

ابھی دو تین دن کی بات ہے، ایک دوست نے مجھے خط میں مطلع کیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات

بڑھ کر اپنے بعض دوسرے دوستوں کو سنا رہا تھا جو انگریزی دان تھے

تو ایک شخص تو وجد میں جھومنے لگ گیا۔

اس نے کہا ایسا پاکیزہ، ایسا اعلیٰ، ایسا سچائی پر مبنی، سچائی میں گندھا ہوا کلام ہے کہ سیدھا میرے دل میں اترتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ کلام سوائے قرآن اور حدیث کے کسی اور چیز پر مبنی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی خوبی یہ ہے کہ کلیۃً قرآن اور حدیث کے مضمون پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی وہ تفاسیر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے جس کی اس زمانے کو ضرورت ہے۔ پس وہ سب تیاریاں مکمل ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہے۔ ایسا لٹریچر بھی موجود ہے جو غیر معمولی طور پر وسعت کے ساتھ نئے زمانوں کے مسائل کو حل کرنے والا ہے۔ بڑی بڑی علمی کتابیں انگریزی زبان میں موجود ہیں۔ تفاسیر موجود ہیں۔ اس لئے کام تو بہت کرنے والے ہیں اور کام کرنے کے لئے اوزار بھی مہیا ہیں، ہتھیار بھی دستیاب ہیں۔ صرف اب آپ لوگوں کو اپنی ہمت جوان کرنے کی ضرورت ہے۔ عزم بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ نیک ارادے باندھنے کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت دعاؤں کی مدد کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدگی سے پوری ہو سکتی ہے۔ ایک چسکے کی بات ہے۔ تبلیغ کے معاملے میں تو آغاز ہے جس میں انسان بہت دفعہ تردد محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایک دفعہ جب آغاز ہو جائے تو پھر تو ایسا چسکا پڑ جاتا ہے کہ

تبلیغ کرنے والا پھر اس سے باز نہیں رہ سکتا۔

ابھی تین دن ہوئے ہیں، ایک احمدی خاتون جو انگلستان کی رہنے والی ہیں، وہاں لندن ملاقات کے لئے اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ تشریف لائی تھیں تو اوپر میری اہلیہ سے بھی ملنے گئیں۔ ان سے باتوں باتوں میں انہوں نے پوچھا آپ کس طرح وقت گزارتی ہیں۔ کیا کرتی رہتی ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ پہلے جب تبلیغ نہیں کیا کرتی تھی، اس وقت تو یہ سوال ہو سکتا تھا اور واقعی یہ مسئلہ بھی تھا کہ کیسے وقت گزارا جائے لیکن جب سے یہ تبلیغ کی تحریک چلی ہے اور دعوت الی اللہ کے پروگرام چلے ہیں، اس وقت سے تو مجھے ایسا مشغلہ مل گیا ہے کہ نہ بعض دفعہ مجھے خاوند کی ہوش رہتی ہے، نہ بچوں کی ہوش رہتی ہے۔ اتنا مزہ ہے اس کام میں، انہوں نے بتایا کہ

مجھے تو تبلیغ کی لت لگ گئی ہے

اور اللہ کے فضل سے اس کے نیک نتائج بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ بہت سے لوگ جن کو اسلام کے متعلق کچھ بھی علم نہیں تھا، اب گہری دلچسپی لینے لگ گئے ہیں۔ تو آغاز کی بات ہے۔ آغاز آپ کر دیں اور انجام خدا تعالیٰ کے سپرد کریں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں ایک نیک قدم اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دس قدم اٹھانے کی توفیق بخشتا ہے۔ جو چل کر آگے بڑھتے ہیں، ان کو دوڑنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ جو دوڑ کر جاتے ہیں، ان کی رفتاروں میں نئی تیزیاں عطا کرتا ہے زمین پر چلنے والوں کو آسمانی پروازوں کی قوت بخشتا ہے۔ تو نیکی کے کام میں آگے بڑھنا خدا ہی کے سپرد ہوا کرتا ہے۔ لیکن پہلا قدم اٹھانا اور نیک ارادے کے ساتھ آگے قدم بڑھانا یہ انسان کا فرض ہے۔

آپ کی جماعت ہر چند کہ بہت چھوٹی ہے۔ ایک صحافی نے مجھ سے سوال کیا کہ یہاں آپ کی جماعت کی کتنی تعداد ہے؟ تو میں نے اس کو بتایا کہ اس سے زیادہ نہیں جتنے حضرت مسیح کے

اپنے علاقے سے الگ ہونے سے پہلے اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے یعنی وہ ۱۲ تھے، جن میں سے دو مرتد ہو گئے، وقتی طور پر ہی سہی لیکن مرتد ہوئے تھے، اور دس مخلصین باقی رہ گئے تھے۔ میں نے کہا! یہاں اس وقت جماعت کی تعداد آغاز کے وقت ۱۶ ہے۔ تو وہ جو تاثر پیدا ہونا تھا ۱۶ کا، تھوڑا ہونے کا، وہ تو پیدا نہیں ہوا لیکن اُن کے چہرے پر میں نے ایک بشاشت دیکھی اور انہوں نے اس جواب کو پسند کیا کہ

ہاں آپ کے ارادے مضبوط اور بلند نظر آتے ہیں

اور یہ تھوڑی سی تعداد عقلاً یہ صلاحیت رکھ سکتی ہے کہ دنیا میں عظیم انقلاب برپا کرے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ یہاں کی جماعت صد سالہ جوبلی کے پروگراموں سے استفادہ کرتے ہوئے اور اس خصوصی سال سے اور اس سال کے پروگراموں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ کام شروع کر دے گی جو آج سے دسیوں سال پہلے تک یہاں رہنے کے باوجود نہیں کر سکی۔ تو اس افتتاح کو جو آج میں کر رہا ہوں، رسمی افتتاح نہ رہنے دیں بلکہ

ایک ٹھوس اور حقیقی افتتاح بنا دیں۔

اور ایسا ہو کہ جب میں اور میرے ساتھی دوبارہ یہاں آپ کے پاس حاضر ہوں تو مقامی طور پر ہمیں ایسے مخلصین جماعت دکھائی دیں جو آئرلینڈ کے حقیقی باشندے ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ اپنی قوم میں پھر احمدیت اور اسلام کے پیغامبر بن جائیں۔ اس ضمن میں

باقی دنیا کی جماعتوں سے بھی میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سال جس کا آغاز ۲۳ مارچ کو ہوا ہے

یعنی ہماری احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا سال، یہ غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔

۲۳ مارچ کے جشن یا چند دن کے جشن دراصل ایسے جشن نہیں ہیں جن کو منا کر، خوش ہو کر پیچھے چھوڑ دیا جائے بلکہ یہ ایسے جشن ہیں جن کا گہرا اثر آئندہ صدی پر پڑنا ہے اور ان کا سایہ اگلی پوری صدی پر محیط ہو جاتا ہے۔ اور یہ چند دن کے جشن نہیں کبھی نہیں بلکہ پورے سال کے جشن ہیں۔ اس لئے یہ خیال دل سے نکال دیں کہ ۲۳ مارچ اور اس کے ارد گرد قریب کے چند ایام ہی جشن کے ایام تھے۔

ہمارا سارا کام تو اس سال پر آگے پھیلا پڑا ہے۔

بے حد کام ہیں جو جماعت کو اس جشن منانے کے سلسلے میں پورے کرنے ہیں۔ مثلاً لٹریچر جس کا میں نے ذکر کیا ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱۸ یا کم و بیش ۱۱۷ یا ۱۱۹، اتنی زبانوں میں شائع ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے۔

قرآن کریم کے تراجم تو ایک سو سے زائد زبانوں میں تمام دنیا تک پہنچائے جا رہے ہیں۔

احادیث کے تراجم، جن کو قرآن کریم کے بعد دوسری اہمیت دی گئی، وہ بھی ایک بڑی تعداد میں پہنچائے گئے لیکن بہت سا کام ابھی ہونا باقی ہے۔ یعنی تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ بعض پریس میں جا چکے ہیں، بعض پہ نظر ثانی ہو رہی ہے۔ لیکن پروگرام یہی ہے کہ انشاء اللہ آئندہ دو تین سال کے اندر تمام قرآن کریم کے تراجم اور تمام احادیث کے تراجم جماعتوں تک پہنچ چکے ہوں گے اور اسی طرح تیسرے درجے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے تراجم ہیں، اہمیت کے لحاظ سے چونکہ اُن کو تیسرے درجے پر رکھا تھا، اس لئے اس میں کچھ تاخیر ہو گئی ہے لیکن اُن کے متعلق بھی مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس سال کے پہلے چھ مہینے کے اندر مکمل ہو کر ساری دنیا کی جماعتوں میں تقسیم ہو چکے ہوں گے۔

اس سلسلے میں ایک پروگرام تو یہ ہے کہ ہم مختلف کتب کے میلوں (FAIR) میں ان کی نمائش کریں اور اس کے لئے مختلف علاقوں میں مختلف لائبریریوں میں یا کتب کے میلوں میں جگہیں باقاعدہ ریزرو کروائی جا چکی ہیں اور جماعت اس نمائش میں حصہ لینے کی تیاری کر رہی ہے۔

ایک ہے مستقل نمائش

یعنی جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی ہے، وہاں بڑے ہال تعمیر کر کے یا بڑی بڑی عمارتیں سال بھر کے لئے کرائے پر لے کر ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سارے لٹریچر کی نمائش کا انتظام ہے جو اس صدی کے پہلے سال میں ہمیں کرنی مقصود ہے۔ اور یہ نمائش بھی انشاء اللہ تعالیٰ جہاں جہاں ہو گی، اس کے بڑے نیک اثرات مترتب ہوں گے لیکن کام صرف یہیں تک ختم نہیں ہو گا۔ کثرت سے ایسا لٹریچر شائع کیا گیا ہے جسے تقسیم کروانا ہے۔ تقسیم کروانے کا کام اس ایک سال کے اندر مکمل ہونا ہے۔ اور یہ کام معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑا کام ہے اور بڑی حکمت کے ساتھ کرنے والا ہے۔

اس ضمن میں پہلے بھی میں خطبات میں جماعت کو متوجہ کرتا رہا ہوں لیکن آج چونکہ وقت تھوڑا ہے اور بھی باتیں کرنے والی تھیں، لیکن میں صرف اس حصے کو اس وقت لے سکوں گا کیونکہ ہمارے بعد کے کچھ اور پروگرام ہیں — باقی انشاء اللہ بعد میں بیان کرنے کی توفیق ملے گی۔

یہ جو لٹریچر تقسیم کرنے والا حصہ ہے

اس کو جماعتیں دو طرح سے کر سکتی ہیں یا تو ڈاک کے ذریعہ بھجوا دیں اور یا رابطے قائم کر کے خود لٹریچر پیش کریں۔ جہاں تک ڈاک کے ذریعہ بھجوانے کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت تیزی کے ساتھ تھوڑے وقت میں آپ ایک ذمہ داری ادا کر سکیں گے لیکن کچھ پتہ نہیں کہ وہ خطوط جن تک پہنچیں گے، وہ کتابیں اور رسائل جن تک پہنچیں گے، وہ ان میں کس حد تک دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ پڑھتے بھی ہیں یا نہیں۔ یا اٹھا کر ردی میں پھینک دیتے ہیں۔ اس لئے ڈاک کے ذریعے جہاں ایک فائدہ ہے، وہاں یہ بہت بھاری نقصان بھی ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آئے گی آپ کو کہ اُس لٹریچر کا کیا بنا؟ لیکن اگر جماعتیں محنت کریں اور تقسیم کار کریں۔ نوجوانوں کو بھی شامل کریں، بوڑھوں کو بھی شامل کریں، بچوں کو بھی شامل کریں اور ترتیب کے ساتھ ایسا پروگرام بنائیں کہ علاقہ علاقہ اُس لٹریچر کو ذاتی طور پر پیش کرنے کا پروگرام بنایا جائے۔

اس سلسلے میں کچھ دقتیں ہیں۔ مثلاً تعارف کا نہ ہونا۔ بعض جگہ جماعتیں بہت چھوٹی ہیں، علاقے بڑے وسیع ہیں۔ کس طرح اُن تک پہنچا جائے، تو اس مشکل کا حل سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جتنی بڑی مشکل ہو، اتنا ہی زیادہ حکمت اور تفصیل کے ساتھ منصوبہ بنایا جائے۔ منصوبہ بنانے میں جو آپ وقت خرچ کرتے ہیں، اُتنا ہی تعمیل سے خرچ بچاتے ہیں۔ یہ ایک بنیادی

اصول ہے کہ جتنا محنت اور تفصیل کے ساتھ آپ منصوبہ بنائیں گے اور جتنا اُس پر معنی خیز وقت خرچ کریں گے، اتنا ہی تعمیل کے وقت آپ کا وقت بچے گا۔ مثلاً وہ لوگ جو اچھے انجینئر ہیں، وہ عمارت بنانے سے پہلے اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں اور اسے سیاہ و سفید میں، اعداد و شمار میں اُتار کر ایک ایسا وسیع منصوبہ بنا لیتے ہیں کہ کام کرنے والوں کو کسی مرحلے پر بھی دشواری پیش نہیں آتی یا یہ سوال اُن کے سامنے نہیں اُٹھتے کہ اس اینٹ کو یوں رکھنا ہے یا یوں رکھنا ہے۔ کس رنگ کی اینٹ استعمال کرنی ہے۔ کس قسم کا سیمنٹ لگانا ہے اور کہاں پانی کی نالیاں رکھنی ہیں۔ کہاں بجلی کے لئے سوراخ رکھنے ہیں۔ کس قسم کی تاریں استعمال کرنی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تمام تفصیلات ایک منصوبے کی شکل میں طے کرلی جاتی ہیں اور انجینئرز کو اس پر بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ کئی کئی سال تک بعض عمارتوں کے منصوبے بنتے ہیں اور وہ عمارتیں چھ مہینے کے اندر اندر کھڑی ہو جاتی ہیں اور نوک پلک درست ہوتی ہے۔ کوئی خامی نہیں رہتی۔ کیونکہ ہر ضرورت کا خیال رکھا جاتا ہے تو جہاں کام میں دقتیں ہوں، وہاں منصوبہ بندی ضروری ہے۔ اور یہ منصوبہ جس کا میں ذکر کر رہا ہوں، یہ ایسا نہیں ہے جو مرکز سے بنا کر مختلف جماعتوں کو بھجوایا جائے کیونکہ یہ منصوبہ ایسا ہے جس کا ہر جماعت میں تیار ہونا ضروری ہے۔ آپ قریب سے لوگوں کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ قریب سے مسائل پر نگاہ ڈال رہے ہیں۔ آپ کو اپنی کمزوریاں اُس سے زیادہ معلوم ہیں جتنا مرکز کے علم میں ہیں۔ اسی طرح آپ کو اپنی طاقتیں بھی زیادہ معلوم ہیں جتنا مرکز کے علم میں ہیں۔ بعض دفعہ ایک چھوٹی جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی طاقتیں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے وسیع تعلقات ہوتے ہیں۔ ایسے دماغ اُن کو عطا ہوتے ہیں جن کے اندر خدا تعالیٰ کے فضل سے جوہر قابل موجود ہوتا ہے۔ لیکن بعض جماعتیں تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود اندرونی کمزوریاں رکھتی ہیں۔ اس لئے یہ منصوبہ ایسا منصوبہ نہیں ہے جسے مرکز بنا بنا کر جماعتوں کو بھجوائے۔ اپنے حالات کے مطابق سوچنا چاہئے پیکر ردّ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ وہ ذرائع سوچتے ہوئے جو بہترین رنگ میں کسی سوسائٹی میں قبولیت اختیار کرسکیں گے۔

آپ اپنے منصوبے کو مقامی طور پر بنائیں۔

پس آئرلینڈ میں بھی یہ منصوبہ اسی طرح بنانا چاہئے، جس طرح باقی ملکوں میں بنایا جائے گا۔ اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں بھی جو دنیا کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ لفظ دور دراز تو ہم اس نسبت سے استعمال کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں کے مقابل پر دور دراز ہیں ورنہ تو جس ملک میں آپ بیٹھیں گے، وہاں سے دوسرے ممالک دور دراز دکھائی دیں گے تو اِن معنوں میں دور دراز سے میری مراد یہ ہے۔ مثلاً فجی میں۔ پیسیفک (PACIFIC) کے آئی لینڈز ہیں، والو ہیں یا سالمن (SOLOMONS) آئی لینڈ میں یا کیری باس (KIRIBAS) میں یا پاپوا نیوگنی میں یا جنوبی امریکہ کے بعض ممالک میں برازیل میں، سپین میں، ایسے ممالک میں جہاں نسبتاً جماعتیں تھوڑی ہیں۔ میں اُن کا ذکر کر رہا ہوں۔ اِن سب ممالک میں گہرے منصوبے کے ذریعے اپنی عددی کمزوری کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور مقصود یہ ہمیشہ پیش نظر رہے کہ ہم نے سوسائٹی کے ہر حصے میں نفوذ کرنا ہے۔ طالب علموں میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ دانشوروں میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ اخبار نویسوں میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ وکلاء میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ تاجروں میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ سیاستدانوں میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ زمینداروں میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ صنعت کاروں میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ لیبر (LABOUR) میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ اور مالکان میں بھی نفوذ کرنا ہے۔ تو جتنے بھی انسانی طبقات آپ کو دکھائی دیتے ہیں۔ ان سب تک اس سال میں ہم نے آئندہ صدی کے لئے بیج بو دینے ہیں۔ یہ اہمیت ہے اس سال کو اس لئے جتنے زیادہ سے زیادہ طبقات اور زمینیں آپ پیش نظر رکھیں گے اور

جتنا حکمت کے ساتھ وہاں اسلام کا بیج بوئیں گے

اُتنا ہی زیادہ پھل اگلی صدی میں پیدا ہوگا۔ پس کچھ کام تو ایسے ہیں جو گزشتہ ایک سو سال میں اُبھر کر ہمارے سامنے آئے۔ کچھ ایسے منصوبے ہیں جن کی بنیادیں گزشتہ ایک سو سال میں ہمارے لئے ہم سے پہلے بزرگوں نے رکھیں، ان پر جو عمارتیں تعمیر ہوئیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان عمارتوں کو مزید بلند کرنا ہمارا کام ہے۔ لیکن کچھ ایسے کام بھی ہیں جن کا آغاز ہوا ہے اس صدی کے لئے۔ کچھ ایسی بنیادیں بھی ہیں جن کو جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نئی جگہوں پر اور نئے منصوبوں کے تحت رکھا ہے، ان پر تمام کی تمام عمارت تعمیر ہونے کا کام ابھی باقی ہے۔

پس یہ سال بہت ہی اہمیت کا سال ہے۔

یہاں پُرانی بنیادوں پر استوار عمارتوں کو بلند کرنا اور نئی بنیادوں کو مضبوطی کے ساتھ قائم کرنا اور ان پر نئی عمارتیں بنانا اور ان نئی عمارتوں کا آغاز کرنا ہمارا کام ہے۔ پس میں اُمید رکھتا ہوں کہ دنیا بھر کی جماعتیں اس پروگرام کو بڑی لگن اور ذاتی تعلق اور جذبے کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں گی۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، ہر ملک کا کام اب یہ رہ گیا ہے کہ اپنے ملک میں وہ تمام سوسائٹی میں نفوذ کرے اور آئندہ صدی کے لئے اسلام میں دلچسپی کے ایسے دروازے کھولے جن کے رستے پھر جوق در جوق قومیں اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں۔ وقت کی نسبت سے چونکہ اب میرے پاس وقت کم ہے۔ اس لئے آئندہ جو بات کہنی چاہتا تھا وہ انشاء اللہ خدا توفیق دے گا تو اگلے کسی جمعہ میں بیان کروں گا۔ ابھی اس مضمون کے کچھ حصے باقی ہیں۔ بہرحال میں یہاں آنے پر بہت خوش ہوں۔ یہاں کی جماعت چھوٹی ہے لیکن آثار یہ دکھائی دے رہے ہیں کہ ان میں نفوذ پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور جو ہر قابل جماعت کے اندر بھی موجود ہے۔ ہمیں بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ[1] کا منظر ہمیں یہاں دکھائی دینا چاہئے۔ آپ لوگ اچھے ہیں۔ جن لوگوں تک پیغام پہنچا ہے وہ نیک فطرت ہیں اور بلدۂ طیبہ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بلدہ طیبہ ہو۔ یعنی ایک شہر طیب شہر ہو۔ اچھے لوگوں پر مشتمل ہو تو ہمیشہ ربّ اس شہر پر غفور ہو جایا کرتا ہے۔ ایسے شہر کے لئے غضبناک خدا کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ایسے شہر کے لئے طبعی نتیجہ یہ ہے۔ وَرَبٌّ غَفُورٌ۔ نیک دل لوگوں کے لئے ہمیشہ ربّ غفور ہی ظاہر ہوا کرتا ہے۔ پس خدا کرے کہ اس علاقے کے لئے ربّ غفور اپنے جلوے دکھائے ہماری کمزوریوں سے درگذر فرمائے اور جن خوبیوں سے اس نے ہمیں نوازا ہے، انہیں اور چمکائے اور اس علاقے میں کثرت کے ساتھ اسلام کے پھیلانے کے سامان پیدا فرمائے۔

---

[1] سورۃ السبا: آیت ۱۶

منقولات

توہین آمیز شیطانک ورسز کے الزامات کا
منہ توڑ جواب دیا جائے

رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری

سلمان رشدی کی شیطانی کتاب اسلام کے خلاف ایک سازش ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، امہات المومنین اور دیگر بزرگوں کے متعلق انتہائی دلآزار اور غلیظ زبان استعمال کی گئی ہے۔ اس کے چند حصوں کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ اور ان حصوں کا مطالعہ بھی میرے لئے روحانی عذاب تھا۔ ان خیالات کا اظہار امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں فضل مسجد لندن میں کیا۔ کتاب کا پس منظر بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کوئی انفرادی خباثت نہیں ہے کیونکہ سلمان رشدی کوئی مذہبی آدمی نہیں۔ وہ خود اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اسے مذہب سے کوئی لگاؤ نہیں وہ دہریہ ماحول میں پیدا ہوا ہے اس لئے یہ بعید از قیاس نہیں کہ اس کو یہ زہریلا مواد اور بیہودہ روایتیں عیسائی پادریوں اور مستشرقین نے مہیا کی ہوں جو ایک عرصے سے اسلام کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ اور اسلام کے خلاف ان قوتوں نے اسے آلۂ کار کے طور پر استعمال کیا ہے۔ سلمان رشدی نے یہ کتاب لکھ کر صرف اپنے ایمان کا نہیں بلکہ روح کا بھی سودا کیا ہے۔ مزید غور کرنے کی بات ہے کہ تمام صحابہ میں سے صرف سلمان فارسیؓ کا کیوں انتخاب کیا گیا اور کیچڑ اچھالا گیا۔ اس کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ مغرب کی ایران کے ساتھ پہلے انتہائی دشمنی چل رہی ہے کیونکہ ایران نے ان کے سامنے سر نہیں جھکایا اور مغرب کی بالادستی کو تسلیم نہیں کیا۔ اس بات کو مغرب نے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا ہوا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں خاص طور پر سلمان فارسیؓ کو نشانہ بنایا گیا ہے تاکہ ایران کے مسلمانوں کی دل آزاری ہو مگر یہ تمام عالم اسلام کا مسئلہ ہے اور باقی مسلمان حکومتوں کو بھی نہایت حکمت کے ساتھ اس دل آزار کتاب کے خلاف آواز بلند کرنی چاہئے تھی۔

انہوں نے حکومت برطانیہ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا حکومت کا ردعمل غیر متوازن ہے انہوں نے سلمان رشدی کی کتاب کے خلاف تو ایک لفظ نہیں کہا مگر یہ شور ضرور مچایا کہ امام خمینی کا اعلان آزادی تحریر و تقریر کے منافی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف تمام یورپی ممالک بلکہ امریکہ بھی سلمان رشدی کی حمایت میں اکٹھے ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایران سے سفارتی تعلقات توڑ لئے گئے۔

BLASPHEMY. کے قانون پر تبصرہ کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ اگر آزادی تحریر و تقریر ان کو اتنی ہی پیاری ہے تو پھر صرف عیسائیت کو کیوں اس قانون کے ذریعے تحفظ دیا گیا ہے۔

یہ لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام تنگ نظری سکھاتا ہے حالانکہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو آزادی تحریر و تقریر کی ایسی اعلیٰ ضمانت دیتا ہے کہ جس سے معاشرے میں امن قائم رہ سکتا ہے اگر برطانیہ کو اپنے ملک میں جہاں کئی مذاہب کے پیروکار آباد ہیں امن کی فضا کو قائم رکھنا ہے تو اسے لازماً اسلامی تعلیمات کو اپنانا ہوگا۔

اسلام نہ صرف دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی حفاظت کرتا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہتا ہے کہ ان کے جھوٹے خداؤں کو بھی برا بھلا نہ کہو۔

انہوں نے مسلمانوں کے ردعمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ نادانی سے انہوں نے غلط ردعمل سے اسلام کو مزید نقصان پہنچایا ہے اور کتاب کی شہرت میں خواہ مخواہ اضافہ کیا ہے۔ کتاب کو جلانا، جھنڈے ڈالنا یا گالیاں دینا صحیح ردعمل نہیں ہے انہوں نے جماعت احمدیہ سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر جوابی کارروائی کریں اور اس کتاب میں درج شدہ الزامات کا ایسا منہ توڑ جواب دنیا کے سامنے پیش کریں کہ یہ شیطان اور اس کے بعد آنے والے ہر شیطان کے اسلام پر ناپاک حملے ناکام ہوتے چلے جائیں۔

(ہفت روزہ اخبار وطن لندن ۱۲ تا ۱۹ اپریل)

مرکز احمدیت قادیان میں

اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے احباب و خواتین

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ماہ رمضان المبارک ۱۹۸۹ء کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل خوش نصیب احباب و مستورات کو مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب و خواتین کی عبادات اور دعاؤں کو اپنے فضل سے شرف قبولیت بخشے اور اپنے افضال و انوار کا وارث بنائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

معتکفین مسجد مبارک

مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش امیر معتکفین
" منظور احمد صاحب گجراتی وکیل اعلیٰ تحریک جدید نائب امیر
" حاجی عبد القیوم صاحب لکھنؤ
" محمد زاہد صاحب قریشی شاہجہانپور
" غلام قادر صاحب درویش
" سید خلیل احمد صاحب عجب خیر تیماپور
" بشارت احمد صاحب ناصر
" ماسٹر یعقوب احمد صاحب
" محسن خان صاحب قادیان
" گیانی عبد اللطیف صاحب درویش
" محمد دین صاحب بدر درویش
" خالد احمد الدین سکندر آباد
" منور احمد صاحب گجراتی
" سید مفضل باری صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
" سید حفیظ احمد صاحب دہلی
" ایم علی کنجو صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
" علی اصغر صاحب یانگیماٹ

معتکفین مسجد اقصیٰ

مکرم معین خان صاحب بھاگلپور امیر معتکفین
" محمد احمد صاحب ناصر مستری
" سی کے محمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نائب امیر
مکرم جاوید احمد صاحب راٹھور
" کنور عصمت علی صاحب
" مظفر احمد صاحب بھٹی
" محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی
" عبد الرحمٰن صاحب فیاض کاٹھ پورہ
" انصار احمد صاحب حیدر آباد

معتکفات مسجد اقصیٰ

مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ نگران معتکفات
" سیدہ نصرت جہاں صاحبہ
" منورہ خاتون صاحبہ
" سلیمہ اختر صاحبہ نائب نگران
" مریم صدیقہ صاحبہ
" صفیہ خاتون صاحبہ
" امۃ الشکور روزی صاحبہ
" خورشید بیگم صاحبہ
" رشیدہ بیگم صاحبہ
" شبیر بیگم صاحبہ
" نفیسہ بیگم صاحبہ
" مظفر نعمت صاحبہ
" شاہدہ مرزا صاحبہ
" رشیدہ بیگم صاحبہ ہوشیار

دورہ جات انسپکٹران و نمائندگان وقف جدید

عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمائندگان وقف جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق وقف جدید کے تمام چندہ جات کی وصولی اور وعدوں کے حصول کے لئے جماعتوں کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ اب جبکہ انجمن وقف جدید کا رواں مالی سال قریب الاختتام ہے اور بجٹ آمد کو پورا کرنے کے لئے ایک خطیر رقم قابل وصولی ہے۔

جملہ عہدیداران کرام اور مبلغین و معلمین حضرات سے مکرمی انسپکٹران و نمائندگان وقف جدید کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کے لئے درخواست ہے۔

ناظم وقف جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم امداد علی صاحب انسپکٹر وقف جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
یاری پورہ بالسو	۱۵/۵/۸۹	۲	۱۷/۵/۸۹	گاگرن	۱/۶/۸۹	۱	۲/۶/۸۹
چک ایرچھو				مانو میتہ واڑ	۲	۲	۴
کاٹھیواں	۱۷	۳	۲۰	سری نگر	۴	۳	۷
لونہ مٹی				باندی پورہ اوڑنہ			
ناصر آباد				گنام ترکپورہ	۷	۲	۹
شورت	۲۰	۴	۲۴	سری نگر	۹	۱	۱۰
آسنور کوریل	۲۴	۴	۲۸	ہارن پارن	۱۰	۲	۱۲
انڈرجن	۲۸	۱	۲۹	چیلا چھپو پورٹ	[illegible]		
رشی نگر	۲۹	۳	۳۱	کھنہ بل	۱۲	۲	۱۴
				اندورہ	۱۴/۶/۸۹	—	—

پروگرام دورہ مکرم نصیر احمد خادم صاحب

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
بھوبنیشور	۱۵/۵/۸۹	۳	۱۸/۵/۸۹	ہلدی بلدا			
کیرنگ	۱۸	۴	۲۲	گڈ بلدا	۱۷/۶/۸۹	۲	۱۹/۶/۸۹
نرگاؤں	۲۲	۱	۲۳	راؤرکیلہ	۲۰	۳	۲۳
مانیکا گوڈا				کلکتہ	۲۵	۲	۲۷
سنیا گڑھ	۲۳	۱	۲۴	بانسرہ	۲۷	۱	۲۸
کنڈک	۲۴	۲	۲۶	کیسرہ	۲۸	۱	۲۹
سونگھڑہ	۲۶	۲	۲۸	ڈائمنڈ ہاربر	۲۹	۱	۳۰
کیندرا پاڑا	۲۸	۱	۲۹	ہوگلی	۳۰	۱	۱/۷
کٹک	۲۹	۱	۳۰	موہن پور	۱/۷	۱	۲
کوٹ پپہ	۳۰	۱	۳۱	بریشہ	۲	۱	۳
بیشکالی	۳۱	۳	۳/۶	ابراہیم پور	۳	۱	۴
کرڈاپلی	۳/۶	۴	۷	تانگرام	۴	۱	۵
ارکھ پچھہ	۷	۱	۸	رائے گرام	۵	۱	۶
تراکیر کوٹ	۸	۱	۹	گنڈتلہ	۶	۱	۷
غنچہ پاڑہ	۹	۱	۱۰	کینتھا	۷	۱	۸
دھنکانال	۱۰	۱	۱۱	بھگوان گولا	۸	۱	۹
پوروار	۱۱	۱	۱۲	بھتعاری	۹	۱	۱۰
سمبلرک	۱۲	۳	۱۵	گنانتلہ	۱۰	۱	۱۱/۷/۸۹
سورو	۱۵	۲	۱۷	—	—	—	—
				—	—	—	—

پروگرام دورہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب طاہر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۱۵/۵/۸۹	الانلور	۱۹/۶/۸۹	۱	۲۰/۶/۸۹
دہلی	۱۶/۵/۸۹	۱	۱۷	سرپاکمنی	۲۰	۱	۲۱
مدراس	۱۷	۴	۲۱	کانیکیٹ	۲۱	۴	۲۵
فالا پالم	۲۲	۲	۲۴	کوڈیا تھور	۲۵	۱	۲۶
شنکرن کوٹی	۲۴	۱	۲۵	ونیم بلم	۲۶	۱	۲۷
ٹوٹوکورین	۲۶	۱	۲۷	کرو کوٹی	۲۷	۱	۲۸
کرونا گاپلی	۲۸	۴	۱/۶	کالکم	۲۸	۱	۲۹
کوئیلون	۱/۶	۱	۲	پینہ پیریم	۲۹	۱	۳۰
آدی ناڈ	۲	۱	۳	کالیکٹ	۱/۷	۲	۳/۷
الیپی	۳	۲	۵	کینا نور	۳	۲	۵
ایرنا کلم	۵	۲	۷	پینگاڈی	۵	۴	۹
کاکناڈ	۷	۱	۸	منگلور			
کوچین	۸	۱	۹	موگرال	۹	۳	۱۲
آنٹرا پورم	۹	۱	۱۰	منجیشور			
چوا کاڈ	۱۰	۱	۱۱	کوٹوالی	۱۲	۲	۱۴
کاوانشری	۱۱	۲	۱۳	متانور	۱۴	۲	۱۶
پٹی پرم	۱۳	۲	۱۵	مرکرہ	۱۶	۳	۱۹
چیلاکرا	۱۵	۱	۱۶	قادیان	۲۴/۷/۸۹	—	—
منار گھاٹ / پانگوہاٹ	۱۶	۳	۱۹	—	—	—	—

پروگرام دورہ مکرم محمد حمید الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۱۷/۵/۸۹	پورنہ	۱۳/۶/۸۹	۲	۱۵/۶/۸۹
لکھنؤ	۱۸/۵/۸۹	۲	۲۰	بھوبنیشور	۱۵	۲	۱۷
آگرہ	۲۰	۱	۲۱	حیدرآباد	۱۷	۵	۲۲
پٹنہ ارول	۲۱	۲	۲۳	چنتہ کنٹہ	۲۲	۳	۲۵
مظفر پور	۲۳	۱	۲۴	[illegible] ہیرلہ	۲۵	۲	۲۷
درکبسنتہ	۲۴	۱	[illegible]	یادگیر	[illegible]	۳	[illegible]
خانپور ملکی				بنگلور	۶	۶	۱۲
بھاگلپور	۲۸	۵	۲/۶	شموگہ	۱۲	۲	۱۴
سپرہ پورہ				سوراب	۱۴	۲	۱۶
پکوڑ	۳۰	۱	۳۱	بیلگام ٹونڈلا	۱۶	۲	۱۸
کلکتہ	۱/۶	۸	۹/۶	بمبئی	۱۸	۴	۲۲
موسی بنی ملکنم				دہلی	۲۲	۲	۲۴
ھاٹا	۱۰	۳	۱۳	قادیان	۲۶/۷/۸۹	—	—

صد سالہ جشن تشکر بھوبنیشور میں

مورخہ ۱۱ جون ۱۹۸۹ء بھوبنیشور کے دیبنادر منڈپ میں آل اڑیسہ احمدیہ صد سالہ جشن تشکر جلسہ منعقد ہوگا۔ اڑیسہ کی جماعتوں کو بالخصوص جلسہ میں شمولیت کی دعوت ہے۔ بھارت کے دوسری صوبہ کی جماعتوں سے جو دوست جلسہ میں شرکت فرمانا چاہتے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی آمد کی اطلاع دیکر شکریہ کا موقعہ عطا کریں۔ اور کثیر تعداد میں تشریف لاکر جلسہ کو کامیاب کریں۔ قیام و طعام کا انتظام "مسجد احمدیہ" میں ہوگا۔

THE AHMADIYYA MUSLIM MISSION.
A/33, BHOUMA NAGAR (UNIT-4)
(BHUBNESWAR-751001)

پاکستانی پنجاب کے وزیر قانون

سردار نصر اللہ خان دریشک کے نام خط

مکرم میاں اقبال احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راجن پور پاکستان کے خط کا مکمل متن درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سنگدل لیڈروں کو سمجھ عطا فرمائے اور یہ ظلم کا ہاتھ روک لیں ورنہ ان کا حشر اس سے بھی زیادہ بھیانک دکھائی دیتا ہے جو ماضی قریب میں ان کے پیشرو لیڈروں کا ہو چکا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر یہ لیڈر سنگدلی کو چھوڑ کر اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر لیں تو بہت بڑا روحانی انقلاب بھی برپا کر سکتے ہیں۔ ؎

سنا ہے سنگدل کی آنکھ سے آنسو نہیں بہتے
یہ گر سچ ہے تو پھر پتھر سے کیوں چشمے ابلتے ہیں

(ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر پر آپ کی طرف سے عائد کردہ پابندی کی اطلاع گہرے دکھ کا باعث بنی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر حکومت لوگوں کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی سے باز رہتی۔ بھٹو اور ضیاء نے بھی مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی تھی۔ وہ کونسا ظلم ہے جو ان کے دور میں جماعت احمدیہ پر نہ کیا گیا لیکن کیا اس سے جماعت کے پائے ثبات میں کوئی لغزش آئی؟ کیا خدا تعالیٰ کی فعلی تقدیر نے بالآخر یہ ثابت نہ کر دیا کہ ظلم کا انجام بہرحال اچھا نہیں ہوتا۔ آخر حکومت پنجاب نے اپنے سے بہت زیادہ طاقتور مخالفین احمدیت کے انجام سے کیوں عبرت حاصل نہیں کی؟

حکومت پنجاب تو کیا ساری دنیا مل کر بھی ہمیں جشن منانے سے روک نہیں سکتی۔ کیونکہ ہمارا جشن تو روزہ رکھنے (جو آج بھی ساری جماعت نے رکھا ہوا ہے) تہجد گزار نے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے، جناب خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے، تلاوت و استغفار کرنے پر مشتمل ہے۔ ہم وہ نہیں جو اپنے جشن ... مسرت ... دھمال ڈالنے اور ... شراب و شباب میں گزارتے ہیں۔ پھر کون سلیم فطرت یہ سمجھ سکتا ہے کہ ایسے جشن پر کوئی دنیاوی حکومت یا اکثریت پابندی عائد کر سکتی ہے؟ ... یہ پابندی آپ کے ہاتھوں نہ لگتی۔ بہرحال میں حکومت پنجاب کے ان اقدامات کی پرزور مذمت کرتا ہوں حکومت پنجاب کا یہ ظلم تو ہم نے سہہ لیا مگر اب دیکھیں کہ اسکی پاداش میں خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے۔

محترم سردار صاحب! ہم تو صابر، شاکر اور قانع قسم کے لوگ ہیں۔ شاید آپ کے ضلع کے احمدی احباب کے علاوہ کوئی اور آپ سے احتجاج بھی نہ کرے لیکن حکومت پنجاب ہمیشہ یاد رکھے کہ ہمارا ایک مؤید ہے جو ہمیشہ ہماری مدد کے لئے آیا ہے اور اب بھی یقیناً آئیگا اور ہماری دستگیری کرے گا۔ ہم تو اپنی گذارشات اسی آسمانی مولا کے حضور پیش کرتے ہیں اور اب بھی کریں گے۔ باقی رہے منظور چنیوٹی قبیل کے مولوی! یہ تو زندہ لاش ہیں جنہیں خدا کی تقدیر کی گولی لگ چکی ہے۔

آپ ایسے لوگوں کی آواز پر کیوں کان دھرتے ہیں — قرآن کریم کے حکم "لا اکراہ فی الدین" پر کان دھریں۔ اور خدا کی آواز کو سنیں حکومت پنجاب پہلے سے دکھی دلوں کو مزید زخمی کرنے سے باز رہے ورنہ خدا اس کا بھی وہی حشر کر سکتا ہے جو اس نے ممتاز دولتانہ بھٹو اور ضیاء کا کیا تھا۔ باقی رہی جماعت احمدیہ۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی جھولی میں ہے اور کسی حکومت یا اکثریت کی پرواہ نہیں کرتی۔ مخالفت گذشتہ سو سال سے ہوتی رہی ہے مگر جماعت احمدیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکی۔ باوجود ان مصائب کے یہ جماعت ۱۲۰ ممالک میں پھیل چکی ہے دنیا میں ۱۸۲۴ جماعتیں موجود ہیں۔ صرف گذشتہ تین سالوں میں ۹۲۴ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ جماعت دنیا میں ۳۰۱ مشن قائم کر چکی ہے محض براعظم افریقہ میں ۲۸ ہسپتال ۴ سیکنڈری سکول ۲۰۵ پرائمری سکول قائم کر چکی ہے۔ آپ کے اپنے ضلع کی سرائیکی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کر چکی ہے اور پنجابی بلوچی، نیز پشتو زبان تک میں تفسیر شائع کر چکی ہے۔

اگر آپ کی پابندیاں جماعت احمدیہ پر اثر انداز ہوتیں تو یہ ۱۲۰۵ عبادت گاہیں خدا کے نام پر تعمیر نہ کر چکی ہوتی۔ صرف "مسلمان" ہونے کا دعویٰ کرنے کے جرم میں ۱۲۰۵ احمدی قید نہ ہوتے ۵۸۸ احمدیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر قید نہ کیا جاتا ۱۷۸ احمدی محض تبلیغ کے جرم میں جیلوں میں نہ جاتے ۳۲۱ احمدی محض اپنی مساجد پر کلمہ طیبہ لکھنے کی پاداش میں قید کی صعوبتیں برداشت نہ کرتے ۲۰۴ احمدیوں کو اذان دینے پر قید کی سزا نہ ملتی ۱۶۲ احمدی دیگر شعائر اسلامی کے استعمال پر سزا نہ کاٹتے کلمہ طیبہ کے عشق میں احمدی احباب ۸۴ سال قید اور ۶۹۰۰۰ روپیہ جرمانہ ادا نہ کرتے۔

السلام علیکم کہنے پر ان کو چھ ماہ قید اور ۱۵۰۰ روپے جرمانہ نہ ہوتا اور ۱۹ بے گناہ اور معصوم احمدی جام شہادت نوش نہ کرتے

میں ہمدردانہ طور پر اور اس تعلق کی بناء پر جو ایک ہم شہر و ضلع ہونے کا مجھے آپ سے ہے آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ ایسے کاموں سے باز رہیں۔ بلوچوں کے سردار ایسی باتیں نہیں کیا کرتے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ مجھے اور جماعت احمدیہ کو آپ سے اس قسم کے گلہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔ باقی رہی حکومت پنجاب تو براہ کرم اس تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

اور اب میں اس خط کو حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے ان الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ..... اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر تک مجھ سے وفا کرے گا .... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔"

(اربعین صفحہ نمبر ۱۴-۱۵ [illegible] ۱۹۰۰ء)

درخواستہائے دعا

● مکرم عبد الشکور صاحب نے اعانت بدر میں ۵ روپے ادا کئے ہیں اہلیہ صاحبہ اور بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ ● مکرم رضاء الکریم صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ میدان تبلیغ میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ ● ستیہ نارائن صاحب اپنے بچے کے روشن مستقبل کے لئے۔ موصوف نے حضور کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کی ہے۔ ● بھوٹان کے نو مبائعین کے ایمان و اخلاص اور روحانی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبد المومن راشد مبلغ سلسلہ بھوٹان)

اقتباسات

(۱)

ننکانہ میں حملہ آور بیرونی علاقوں سے آئے تھے

قادیانیوں کی ایک کروڑ کی املاک تباہ ہوئیں۔ قرآن حکیم کی بے حرمتی نہیں ہوئی۔ راجہ غالب احمد

سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مذہبی جنونیوں کو آزادی دی جا رہی ہے

لاہور ۱۶ اپریل (سٹاف رپورٹر) جماعت احمدیہ کی جانب سے ضلع فیصل آباد اور ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کے خلاف تشدد کے حالیہ واقعات پر گہری تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ جماعت نے تمام سیاسی رہنماؤں سے اپیل کی کہ قومی یکجہتی اور امن کی سلامتی کی خاطر اس صورت حال کا نوٹس لیں اور مذہبی منافرت پھیلانے والوں کی حوصلہ شکنی کریں۔ قادیانیوں کی جماعت کے ایک ترجمان راجہ غالب احمد نے آج پریس کانفرنس میں اس الزام کو سراسر من گھڑت اور بے بنیاد قرار دیا کہ کسی قادیانی نے قرآن حکیم کی بے حرمتی کی تھی۔ انہوں نے کہا تشدد کے واقعات کسی سوچی سمجھی سکیم کا نتیجہ تھے جن میں باہر کے لوگوں نے قادیانیوں کے گھر جلائے اور ان کا سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی جماعت نے خطرے کا احساس کرتے ہوئے تمام ذمہ دار ارباب اختیار کو قبل از وقت خبردار کر دیا تھا لیکن حکومت نے تشدد کو روکنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ انہوں نے کہا ہنگاموں کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ۸ اپریل کو فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے ایک گاؤں چک نمبر ۵۶۵ میں بعض مولوی حضرات نے لاؤڈ سپیکروں پر یہ اشتعال انگیز اعلان کیا کہ چک نمبر ۵۶۳ میں ایک احمدی نے قرآن کے اوراق جلا دیئے ہیں چنانچہ کئی سو مسلح افراد کا جلوس ہوائی فائرنگ کرتا ہوا چک نمبر ۵۶۳ میں پہنچا اور احمدیوں کو جلوس کے سپرد کرنے کا مطالبہ کیا جنہوں نے خود مبینہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی تھی۔

گاؤں کے معززین نے جن کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں جلوس کے سربراہ کو بتایا کہ وہاں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اس کے باوجود بھی قادیانیوں کی املاک کو لوٹ کر آگ لگا دی گئی جلوس نے نواحی گاؤں چک ۵۶۵ کی جانب بڑھنے کی کوشش کی لیکن مقامی لوگوں کے مزاحمت کرنے پر وہاں کوئی فساد نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا اگلے روز یعنی ۱۰ اپریل کو صبح مختلف دیہات کے مولوی حضرات نے قادیانیوں کے خلاف اشتعال پھیلانے کی بھرپور کوشش کی لیکن سنجیدہ شہریوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ چنانچہ بعض دینی مدارس کی تیار کردہ "یوتھ فورس" اور مقامی کالج کے لڑکوں کا جتھہ تیار کر کے اس کے ذریعے ضلع شیخوپورہ کے شہر ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کی املاک پر حملہ کرا دیا گیا۔ اس حملے میں قادیانیوں کے گھر، درس گاہیں اور عبادت گاہیں لوٹ کر نذر آتش کر دی گئیں۔ ان گھروں میں قرآن کریم کے نسخے بھی جل گئے۔

(روزنامہ مساوات ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء)

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ اپریل)

(۲) ننکانہ صاحب (ضلع شیخوپورہ) میں

احمدیوں کے گھروں کو جلانے اور لوٹنے کی تصویری رپورٹ

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا چھوٹا سا قصبہ سکھوں کے مقدس روحانی مرکز کی حیثیت سے مشہور تھا لیکن ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء کی تاریخ کو یہ شہر عالمی سطح پر ایک اور حیثیت میں نمایاں طور پر ابھرا ہے۔ جو ہے پاکستان کے احمدیوں پر ظلم و زیادتی کی ایک علامت اور احمدی احباب کے صبر و ثبات اور قربانی کی لازوال داستان۔ ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء کو اس قصبہ میں واقع ۳۰ میں سے ۱۷ احمدیوں کے گھروں پر ڈیڑھ ہزار سے دو ہزار تک کے افراد نے حملے کئے۔ ۶ گھروں کو سامان سمیت مکمل طور پر جلا دیا گیا اور ۱۱ گھروں کو توڑنے پھوڑنے کے علاوہ ان کا سامان گھروں سے نکال کر اسے آگ لگا دی گئی اور اس کارروائی میں قرآن کریم کے مقدس نسخے بھی جلا دیئے گئے۔

احمدیوں کے گھروں کو اس بری طرح توڑا پھوڑا گیا اور آگ اس طرح لگائی گئی کہ گھر والوں کے پاس گھر کے استعمال کا کوئی بھی کپڑا یا برتن یا استعمال کی کوئی اور چیز سلامت نہ رہی۔

اس واقعہ کی چند ایک تصاویر قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہیں۔

نوٹ:۔ اس کے بعد ۷ تصاویر جلی ہوئی مسجد اور مکان اور جلے ہوئے قرآن کریم دکھائے گئے ہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰ اپریل)

(۳) حادثہ ننکانہ کے ذمہ دار افسران کو سخت سزا دی جائے

علماء کو سوچنا چاہیئے کہ ایسے کاموں سے اسلام کی خدمت ہوتی ہے یا بدنامی

ننکانہ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے قرارداد مذمت

ننکانہ صاحب کی بار ایسوسی ایشن نے اپنے ایک اجلاس میں قادیانیوں کے مکانوں کو جلانے اور توڑ پھوڑ کی سختی سے مذمت کی ہے۔ ان میں بار ایسوسی ایشن کے دو سینئر وکلاء بھی شامل ہیں۔ بار ایسوسی ایشن نے اس ضمن میں ایک قرارداد منظور کی ہے اس میں اس واقعہ کا ذمہ دار مقامی انتظامیہ کو ٹھہرایا گیا ہے۔ کیونکہ موقع پر موجود ڈیوٹی افسران ایک دن سے زائد قادیانی گھروں کو جلانے کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

بار کی یہ میٹنگ اتوار کو زیر صدارت محمد امین بھٹی صدر بار ایسوسی ایشن منعقد ہوئی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعے کی تحقیقات کر کے اس کے ذمہ دار افسروں کو سخت سزائیں دی جائیں۔ قرارداد میں متاثرہ قادیانی کنبوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ کیونکہ قادیانی افراد نہ صرف ملک کے آئین کے مطابق بلکہ اسلام کے قوانین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اس کے مستحق ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا کہ علماء کو ایک بار اس امر پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے کہ کیا ایسے واقعات سے اسلام یا ختم نبوت کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے یا اس سے اسلام اور مسلمانوں کا امیج خراب ہو جائے گا۔

سینئر وکلاء مسٹر اے ایچ سرور بھٹی، چوہدری نواز احمد کاہلوں، دیوان ڈوگر، رائے محمود خان، چوہدری برکت علی غیور، چوہدری اسلم علی خان، شیخ محمد امین، میاں محمد رمضان نقاش اور بار ایسوسی ایشن کے صدر محمد امین بھٹی نے اس قرارداد کی تائید کی اور اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے جس کا مقصد امن و امان کی صورت حال کو خراب کر کے ملک کے جمہوری عمل کو نقصان پہنچانا ہے۔

مقررین نے اس امر پر انتہائی حیرانی کا اظہار کیا کہ مقامی انتظامیہ نے اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جنہوں نے آگ لگائی ڈاکہ مارا اور معصوم شہریوں کی جائیداد کو قانون نافذ کرنے والے افسران کی آنکھوں کے سامنے نقصان پہنچایا۔

(ترجمہ از انگریزی روزنامہ دی نیشن لاہور)

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰ اپریل)

منقولات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ٭ دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

جماعت احمدیہ کرائیڈن صد سالہ یوم تشکر پر اپنے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے اور دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کرائیڈن کو دینِ محمد مصطفےٰ صلعم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے۔ آمین

منجانب

ممبران جماعت احمدیہ کرائیڈن سرے

نوٹ:۔ مندرجہ بالا اشتہار جماعت احمدیہ کرائیڈن سرا نے کی طرف سے روزنامہ ملت لندن میں ۲۳؍مارچ کی اشاعت میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

{ روزنامہ ملت لندن ۲۳؍مارچ ۱۹۸۹ء }

اعلان نکاح

مکرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف بھوسان کا نکاح مسماۃ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم محمد انور صاحب ساکن شیر گڑھی کے ساتھ تین ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے پڑھا محمد یوسف صاحب نے بتیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

ایک تبلیغی گفتگو میں غیر احمدیوں کی ناکامی

مکرم عبدالحمید بڈھانہ معلم وقف جدید جماعت احمدیہ ظفر گنگی (کشمیر) اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ظفر گنگی کے غیر احمدی پیر نے مکرم عبدالحمید صاحب نے، اعلان کیا مرزائیوں کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھے اور نہ ہی ان کا ساتھ دے۔ اس کے ساتھ انہوں نے بہت غلیظ گالیاں بھی دیں جس پر گاؤں والوں نے انہیں مشورہ دیا آپ یوں گالیاں نہ دیں بلکہ احمدی مبلغ سے بحث کریں۔ یہ سن کر پیر صاحب کمال الدین نامی ایک جیر کو میرے قتل کے لئے تیار کیا۔ نماز عصر کے وقت کمال الدین صاحب مذکور ایک کلہاڑی لیکر مجھے قتل کرنے کے لئے آیا۔ اسی وقت اتفاق سے چار آدمی وہاں آگئے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا۔ جس کی وجہ سے بال بال بچ گیا۔ فوری طور پر اس سانحہ کی اطلاع مقامی پولیس کو دی گئی جس پر وہاں کے S.H.O. صاحب نے کچھ سپاہیوں کی معیت میں آکر تمام صورت حال دریافت کی۔ اسی وقت کمال الدین مذکور چھپ گیا پیر نے پولیس کو بتایا یہ لوگ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ تب S.H.O. صاحب نے اپنے سامنے تبلیغی بحث کرنے کے لئے کہا۔ بحث شروع ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد انہیں ناکامی و شرمندگی دیکھنا پڑی۔ ہمارے دلائل سن کر پولیس والے بہت مطمئن ہوئے اور انہوں نے ہمیں مبارکباد دی جبکہ پیر سے ۱۰۰/- روپے جرمانہ وصول کیا گیا اور ساتھ ہی انہیں تحریری طور پر تنبیہ کر دیا گیا کہ اگر کوئی بات ہوگئی تو ۱۰۰۰/- روپے جرمانہ ہوگا۔ احمدیت کی تائید میں یہ خارق عادت نشان محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک!۔

ناظم وقف جدید قادیان

تصحیح

"بدر" ۴ مئی ۱۹۸۹ء کے پرچہ صفحہ ۱۲ پر کالم نمبر ۱ نیچے سے اوپر آٹھویں سطر میں ایک نام غلط لکھا گیا ہے اصل نام معتزیت کے ساتھ یہ ہے "کنور محمد ادریس"

احباب کرام تصحیح فرمائیں (ادارہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حسین شادی مارٹ۔ مالی پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیش کردہ)

بانی پولیمرز — کلکتہ ۹۰

ٹیلیفون نمبرز:۔ ۵۲۰۶ ۔ ۵۱۳۷ ۔ ۲۸۰ ۔ ۴۳

مبلغین کرام مطلع رہیں

مبلغین کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ماہ جون ۱۹۸۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ اپنے اپنے بل ہائے سائر مرتب کر کے ساتھ کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجواتے رہیں اور آخری بل ۸۹-۶-۱۰ کو رجسٹری کرا کے نظارت ہذا میں بھیج دیں۔ جس میں اس امر کی بھی وضاحت آجانی چاہیئے کہ ان کا کوئی سابقہ بل سائر یا سفر خرچ نظارت کے ذمہ واجب الادا تو نہیں ہے اور اگر کوئی بل ایسا ہو تو اسکی بھی تعین کر دی جائے تاکہ اس کی ادائیگی اسی سال رواں کے بجٹ سے ہو سکے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH 275475
RESI 273903
CALCUTTA-700073

ارشاد نبوی
لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ
سنی سنائی بات آنکھوں دیکھی کے برابر نہیں

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

اَرْحَامُکُمْ اَرْحَامُکُمْ
تمہارے قریبی رشتہ دار آخر تمہارے رشتہ دار ہیں
(حدیث نبوی)

SAWMILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES, SIZES
FIRE WOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
PO. VANIYAMBALAM (KERALA)

راچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE AND HERI (EAST)
PH:- OFFICE 6348179
RESI 6289389
BOMBAY-400099

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹو ونگس
AUTOWINGS
15-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE NO {76360 74350}

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید پرکاش مارکیٹ حیدری ناظم آباد کراچی — فون ۶۲۹۶۸۳

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کرینگے }

پیشکردہ { کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائٹر ۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر: ۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ویڈیو ۔ ٹی وی ۔ اُدشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA.RAZA.SAHIB & SONS
6.ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558 } BANGALORE - 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA TRADERS
WHOLESALE DEALER IN HAWAI & P-V-C CHAPPALS.
SHOE MARKET NAYA POOL HYDERABAD-500002
PHONE:- 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱

ALLIED ٹیلیگرام

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز ۔ کرشنڈ بون بون میل ۔ ہڈی سپلائرز اور ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)
نمبر ۱/۴/۷۸۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AUTHORISED DEALERS

AUTOCENTRE ← تار کا پتہ — ہر قسم کی گاڑیوں ۔ پٹرول و ڈیزل کار ۔ ٹرک ۔ بس ۔ جیپ اور ماروتی

آٹو ٹریڈرز

کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں —

ٹیلیفون نمبرز — [28-5222
28-1652

(AUTOTRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-700001)

{ ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو!" (کشتی نوح)

MR ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!